
LUCKNOW
1928

# توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تمیز مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی نقلیں بھی کرتے ہیں اور کرینگے۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ دو حرفی کی پر تیوریاں چڑھایئے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ زمانہ کی حالت بے رو رعایت لکھنؤ چینی صحیح حقائق واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی وادبی پر نظر رکھیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

## منیجر کی نہایت ضروری گزارش

### قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ صرف رعایتی شرح ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیئے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور برسوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر شما بسلامت۔ ہمارے نزدیک ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ ہم معلوم نہیں کہ تدبیر کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد بیسیوں چار جناب ناصر منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارہا خریداروں کے روز تقاضے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جن حضرات کو خریداری منظور ہو تو اطلاعی پرچے کا جواب ملنا چاہیئے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن تعلقات و اطلاعات کے تحت میں نمبر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیئے [illegible]

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلک کی پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہونا چاہیئے۔

## نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد [illegible] نمبر ۲۲

# مضامین

[illegible] جون [illegible]

## مرحوم خطوط کا تھیلا

(سلسلہ)

لندن کی طالبات [illegible] کا خط دوست کے نام

پیاری حمیدہ! تم سے رخصت ہو کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں دیکھیے ہم صرف اقرار ہی کرتے ہیں جانتے نہیں ہیں سوسائٹی کی خاطر ورنہ عقل ارکان سے کہ انسان کا دل خدا کا عبادت خانہ ہو۔ اپنے اور غیر کی عبادت اس سے ہر گز روا نہیں ہیں۔ کہ کہا کہ ہم بائیں دیکھیں خدا نے خود اپنے پیچھے بنانے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا صورت کے انسان جاہل نہ یا وہ تھے انھوں نے صنم بنائے تھے۔ اگر بیکل بنا کے تم نہیں رہتی اور مشغول کرنے کی فکر کیوں تو وہ اپنے پرانے اشغال کی دلچسپیوں کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اب تعلیم عام ہے جہالت کا مادہ باقی نہیں رہا عبادت کے واسطے کسی ترکیب یا بہانہ یا مقام یا وقت کی ضرورت نہیں۔ فرمانے عقل ہو فکر کرو۔

ڈیرہ صبیح میں عورت نے ایسی بات کہی کہ اب میں کالا کی جتنی صورت کی پیدا نہیں کرتا جب فرصت ہوتی ہے تو اس ذات بے مثال کا تصور کر لیتا ہوں تصور نہ طہارت اور وضو کی چند اں قید نہیں۔ دل پاک ہے۔

راقم

ایم اے لیڈی (فریدی)

نوٹ:۔ خدا کے ساتھ کی بات خدا باقی آئندہ۔

راقم

پہنچتا ہے۔ ہو بنفضل ایزدی نیڑی ہی مسلمانوں کے بالعموم یہ عہدہ آکا باکا ہی کا حصہ ہوگا۔ فرق ہوگا اگر کاردوی صرف غیر مسلمانوں کو ہو جانے اور دوسرے گھٹنے پر بہت مردود کرتا ہو جو فوری پہنچے کے نقالات ہیں۔ آکا باکا ہی صرف ایسی سلمانوں کی نے دور ہی کرتا ہے جو ہندو ہندو سے کہ دیں پور و شعب جہاں ہو کہیں خیالی اکالنا ہی ہو دیر کا فاق پارٹی ہوتا رہتا ہے۔ دونوں صوبے پنجاب ہی کو غوغائی کر اپنے لطافت یا اخلاق سے زیادہ حفاظت کر سکتے ہیں۔ بہر حال ہر طرح حد تک کی طاقت ان دونوں سے وقعت نہیں جس سے وہ بات چیت کرتے ہیں یہی حیثیت رکھنے والے بکے گئے۔

مشکل یہ ہو گئے ان کا اتفاق تو چھوڑ دینا ہوگا کی اور ہیں عام شکل بنا دار کا پالا ہور میں بکل خود ملنا چھٹے اسے جو حاکم کر لی درجہ دوست صرف کہیں ہو گی بیکل آ لی ابرار کا دھوکا ہے دوستانہ بچوں کے حسب رفاقت کی یہ صورت نہیں ہو سکتی۔

آکا باکا صاحب کی جو تھی خاتمت دیر کا م ہے اسمبلی و وزارتیں ہیں۔ کی باقی ہے کہ تا حال جو نمبر دار ہوٹ یا ایسی ہی ۱ جنس کے خواب آل ہو چکے مسلمانوں کے حق میں خیال خود ہو سکتا ہے کوئی وزیری استدلال نظر نہیں آتا۔ ہم ان لوگوں میں نہیں ہیں جو آنکھ بند کر کے کسی کی حمایت پر آمادہ ہو جائیں۔ کوئی نیا منصوبہ نیز وزیریں احتیش کا ہیں انا فہ میں ... موجود ہیں جو نمبر وار نیڈ کمپنی سا تیار کیا ہے آخر یہ ڈھانچا جائز انتظام انسانی کا دروست کیا ہوا ہے۔ انشد یاں سکھے معرف نہیں ہیں و مسعود سلمان کی دہی شفقت منصف میں شریک ہے۔ اور حضر خدائی تو نہیں ہی کب ہے ذرا تعال نگاہ میں بہتر مقرر ہے یا انشد یاں کی ذات بیکل کا اتفاق کب جا ہم ہے اور ضرور سے انفقوں سے کارنا ہے کسی کی نگاہ میں جچینگے۔

انسانی فطرت نہیں کسی کے بس کی نہیں مرضی کی فطرت کا حال شاہد ہے کہ ایک فرقت کی بہتر ہے معجزات ظاہر ہو چکے بعد ازیں غیر جو فرمائش کی وہ فرمانا پوری ہو گئی۔ دریائے قلزم کا پانی مرضی کی لاٹھی سے جدا ہو کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور بیچ راہ (اتنا بڑا معجزہ) دیکھنے کے بعد بھی تاحال کی یہی خشک نہر کے پانی تھی کہ پار لوگوں نے فرمائش شروع کر دی۔ سنتے ہو جانی مرضی لوگوں کے پاس تر بہت خوبصورت نفیس قیمتی خدا ہیں۔ ابھی دیکھئے گیا ہمارے بیچ بھی وہ جاوا ہے جی خدا اگر منظور ہے کہ فرعون آفتاب ما جناب کی حرکت روک کے اور مرضی کی طرح دریا شکافی دکھلانے بیکلی راست کو دامت چھوڑ گئے۔

الغرض ابھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا ہے نوڑی صاحب اپنے مخصوص رنگ میں نمبر دار پورٹ کی تائید معقول




چوہدری صاحب ذرا بہادر ہیں ڈرتے کیوں ہو۔ دو ایک سال آنے کے بعد شکار کی تدبیر ہوگی۔

سائز زبان پوسٹ مین

## آکا باکا

یہ کوئی پنجابی لفظ ہے جس کے معنی سے ہم نا آشنا ہیں اصطلاحات جدیدہ میں یہ جادو علم ہمیشہ کا ذمہ دار رہا ہے کیا کریں۔ بظاہر "نوڑی" کا جواب "جوڑی" کے معنی سے بھی ہم واقف نہیں اور یہ چاہنا ہوا جواب ہے۔ ممبر کا جنجابیہ کو واللہ شرح عام ہے کہ نیکل ناکارہ کے معنی لیے گئے ہیں اگر نسل نوڑی ہم [illegible] بھی۔ خدا ہر حکم کرے کہ نوڑی کی جانب [illegible]

فوراً منعقد ہیں بشرطیکہ اعتدال کو ہاتھ سے نہ دیں۔ ہم نوڑی کی پالیسی سے بیزار ہیں نہ آکا باکا صاحب کی پالیسی پر معترض۔ ہماری نظر اس نتیجہ پر ہے کہ منتشر منصفانہ پالیسی کو عملی زبان جلسہ ان سے بہاں ہماری پر منتج ہوگی۔ عنقریب سا مجبئی صاحب سنا اعلان اسمبلی اور یہ ہو رہے ہو گئے حضرت نوڑی اور جناب آکا باکا کی رقیبت نے جو تعلیم حاصل کی ہے وہ شبیہ کی ہے بالاتر ہے۔ قابل غور و قابل لحاظ ہیں اور ہر دو شبیہ کے نذر ہو جائینگے اور اکھنڈ ہندوستانی ملا دی کی اہمیت ہندی کنکر وں کے گھن کا دو پیہ جا کر رکھ لانے میں کا سبب ہو جائے گی۔ پنجاب سے باہر اشد

دلائل کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں اور آغا صاحب اپنی طرز پر محل ... خلاف ... اختلاف۔ اسی طرح ... دوسرے ... آزادانہ رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ صحیح کے خواب کی تعبیر کے واسطے رسالہ کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

منقول ہے کہ سکندر نے خواب میں دیکھا کہ ... سے کشتی لڑ رہے ہیں گویا ... سکندر کو زمین پر پچھاڑ کر کے دے مارا۔ آنکھ جو کھلی تو اس کشتی کا رعب طاری تھا سکندر کا ارادہ فوراً بدل گیا اسی طرح خرچ سے کہا ہیں جانی اب ... ضرور فتح نصیب ہے جب ارسطو نے یہ ... سکندر سے کہا کہ زمانے نے تمہیں خواب میں زمین پر ... اس کو تم پچھاڑ نہیں ... زمین ... ہو گیا تم ... کی زمین پر قبضہ کرو۔ دارا ہارا سکندر جیتا۔

راقم ——————

خاکسار ... انجمن ...

پنجم۔ ... انگریزی لفظ ... کی ... شکل ہے ... فصاحت کی ... تھی اسلیے ... سے بدل گئی ... اقبال خیال فرمایئے ... پنجاب داخل ... گے۔

———————

## خدا حافظ منجانب منشی ... بیگم بنام اہل لندن

خدا حافظ ... صاحب خدا حافظ۔

جس طرح ... دکھائی ہے اسی طرح ... پہلے تو ... تھا کہ تم ... کے لیے اپنے وطن جاتے ہو ... سے ... گے۔ انہیں دیکھ کے اپنے تئیں دکھاؤ گے۔ مگر تم نے خود ہی ... کر کسی اور کو دیکھا ... ہم تو ہندوستان کا دل انگلستان کے سامنے کھول کے رکھ دینگے ... دکھائے گا انگلستان دیکھے گا ... کا حق ... پالیسی ... دل کا حال ... اور اگر ... کیا جائیگا

ایک دل بیچتا ہوں ہے کوئی لینے والا؟

... پھر ... ہے کہ وہ صحیح سالم ... ہر طرح مضبوط ہے تو یہ ہے

دل تو ہم بیچتے ہیں ... کر دیکھ
پھر نہ پھر بیٹھے ہو تو کہیں ...

یہ ہے وہ دل جو ہندوستانی دل ہے۔ وسیع بھی ہے تنگ بھی۔ ... ہے ... تنگ بھی ... بھی ہے ... بھی ہے سنگ بھی۔ اس دل میں ایک دنیا بستی ہے کہیں ... ہے کہیں ... ہے اخلاقی ... اور ... بھی اسی میں ... اور ... بھی اسی میں ہیں دل کا ... کا ... ہے ... جا ... ہے ... ... و ... و ...

... آگ ... بھی ... ایک ... ہے ... بھی ... کی ... کی ... کا ... ہے کہ اس دل کے بارے میں اگر ... تھا یہ قول ہے ہے

ایسا ... دل
آشفتہ دل ... دل بے قرار دل

لیکن سچ پوچھو تو ... ہے۔ ... دشمنوں کے ... گیا ہے ... مگر پھر بھی ... اس دل میں ارمان بھرے ہیں مگر ایک ارمان دوسرے کا دشمن ہے۔ سینہ ... ہے جس میں ... بھی ہے ... بھی۔ بلبل بھی ہے ... بھی۔ ... بھی ہے ... بھی۔ کھوٹ بھی ہے ... بھی۔ ... بھی ہے ... بھی ... بھی ہے ... بھی ... ہیں ... کے ... ہیں۔ ... نہیں۔ ... میں ... نہیں۔ ... میں ... نہیں۔ ... میں ... نہیں۔ ... یہ دل آزادی کا طلبگار ہے ... اختیار ہے یا ہے ہے

دل جناب ... کیا
دیکھ ... کی ... سے

واٹ صاحب۔ یہ ... بات؟ تم ... گئے یا اور کچھ۔ ... کہتا ہے ... سفر کی ... ہو ... بات ہے کیا ... والوں سے ... ہیں۔ ... یہ دور ... ہیں۔

..............................

...... بیان کرنے کے قابل ہے ... بات ہے کہ ... کا ... تمام جانور ... مستند ... کے باوجود ... بات ... ہیں ... ہیں۔ اب ... دل کی خریداری کیجیئے ... کو ضرور رفع کر دیجیے ورنہ ... میں گھٹ گھٹ کے رہ جائینگے۔

(۱) جانور آزاد ہوتے ہیں تو ... ایک ... کے ... اور ... حاصل کرنے میں ... ہو جاتا ہے قسمت پہ ... کر رہتا ہے ہے

اپنے نصیب ... ہم ... سے

زندہ ... ہے ... رنجیدہ ... حفاظت کی ... تمام ... کر دیتے ہیں۔ یہاں یہ حال ہے کہ قول ... کا ... اور ... کے جانور ... دل کے سامنے ... جاتے ہیں ... اور ... ہو لہذا اگر ... آزادی ... مصلحت کے خلاف ہے تو ... کا ... ہو جانا چاہیئے کہ ... کے جان بچا سکے۔ ... دور ... سے ... ۔

(۲) ... کے ... اسباب ہیں ... سبب یہ ہے کہ ... پیدا ... اور ... سمیت ... ہو جاتی ہے کہ جانوروں کو ... پیٹ ... کرنی پڑتی ہے ... نہیں کرتے۔ ... ایک ... کی نیت کرتا ہے۔ حالانکہ ... جانوروں کو ... ہے۔

(۳) جب ... ہو جاتی ہے ... صاحب کبھی ... کی ... کر دیتے ہیں اور کبھی ... کی ... دوسرے کا ... کھاتے ہیں۔ مگر ... اس ... سے ... نہیں ہوتا ... کا انصاف ... ہو ... ہے وہ ... میں ...

(۴) اگر ایسی تحقیقات ہوتی ہے تو مسلمانوں کے خلاف ہوتی ہے اور شکایت کرتے ہیں تو زیادتی ہونے لگتی ہے۔ [illegible] ایسے جاتے ہیں جو کہ قانونی نقطے کے سبب اپنی شکست کے خوف میں [illegible] ہیں۔ اب وکلا ورنہ ہونے میں طرح کے زیر پا ہو جائے گر کوئی تدبیر نہیں کی جاتی آزے جو جیل اس قوم [illegible] کی جو آزادی ہے۔ جبر کی چوٹ سے کوئی انسانی قتل نہیں ہو سکتا مگر جو کہ کے علاوہ ہیں اگر کسی شخص نے الفاظ بانداز جو ہی اردو کی آواز سے اور جو [illegible] تو وہ بھی [illegible] پولیس [illegible] گرفتار کر لیا جاتا ہے بیٹھا رہا ہے [illegible] بعد اپنی صرف چارہ طلب کرتی ہے خدا نخواستہ کسی حاکم کے ذاتی [illegible] یا اہل ملک کے مذہب یا قوم [illegible] مقصود نہیں [illegible] کے معنی یہ لیے جاتے ہیں [illegible] جنگلی زبان [illegible]

(۵) نئے قانون جبر [illegible] کر کہا جاتا ہے کہ ان کے معصوم [illegible] یقین دلایا جاتا ہے۔ لیکن جب ان کا عمل [illegible] ہے تو استغفراللہ نعوذ باللہ [illegible] جو لطیف بہت [illegible] اپنے کام کے لیے [illegible] ہونے کے باوجود کچھ پروا نہیں کرتے اور جس [illegible] چوٹ کرتے ہیں اسے [illegible] جاتا ہے [illegible] پر جوش ہوتے ہیں کہ تنظیم [illegible] نہیں ہوتی [illegible] سے آخر سے۔ قانون کا منشا تو یہ ہے کہ کوئی چڑیاں جو چھوٹے [illegible] کر چھپٹ میں بیچاری چڑیاں بھی آ جاتی ہیں ان [illegible] سے کوئی پوچھے [illegible] زیادتی یہ ہے [illegible] کریں اگر کسی [illegible] ان کو مظلوم [illegible] کے لیے بے وقوف ہوتی ہے اور [illegible] بھی بڑے شوق سے [illegible] ہو جاتا ہے اور [illegible] کی ساکھ گر جاتی ہے پھر بیچارہ چڑیاں اپنی بیگناہی ثابت کرنے کی حسرت میں ہو [illegible] کے کیسے میں [illegible] اور بیگناہی بھی ہو جاتی ہیں [illegible]

[illegible] پہنچ نہیں جاتے ہیں تو ہو گئیں مگر گھرا ہوا گیا۔

(۶) سردار بھگت سنگھ [illegible] ایک جلسہ میں [illegible] بیان کیا ہے کہ بھگت سنگھ کو بعض افسروں [illegible] صاحب [illegible] سے روز ہی ۲۰ سال [illegible] ضرور [illegible] ہو رہا [illegible] ہم کسی قسم کی دھمکیوں کی آواز ہر مقام [illegible] رکھ سکتی ہے [illegible] بلند ہونے والے آواز کی [illegible] نہیں۔ جس انتظام پر ہی باعث [illegible] کیا ایک پلس اور تمام ہندوستان کے دل تمہارے سامنے [illegible] کریں۔

الغرض ہندوستانی دلوں کے بڑے بڑے جذبات بیان کر دیئے ہے۔ انگلستان کی رعایا [illegible] نہیں بجھ سکتا۔ دور و دراز حالت [illegible] کو کہا جواب ملے گا

جس نا [illegible] بیچنا جب نہیں لیجے والا

اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو سفر کی زحمت رائیگاں ہو گی کیونکہ ترقی مجلس کی قانون بھی ہے [illegible] اسباری ناکامی میں اخلاق و حکم کا [illegible] آزادی سے پا اگر نہیں [illegible] کے خیالات [illegible] ساری خامی [illegible] آگے [illegible] پولیس کی ذرا ہی خلاف کی عمل [illegible] خفیہ پولیس کا خفیہ کارروائی [illegible] نہیں [illegible] سزا دے دیتے کے علاوہ اس کا [illegible] فرض نہیں [illegible] اجتماع [illegible] سال کی [illegible] آسودگی ہو [illegible] آسائش کی [illegible] دور [illegible] کوئی فائدہ ہو گا۔ دیکھو [illegible] انگریزی حکومت [illegible] اب بھی [illegible] حکومت [illegible] گئی ہے۔ ساری [illegible] کا خلاصہ یہ ہے [illegible] آگے [illegible] اسلام سے

استاد [illegible] کو [illegible]

[illegible] دیکھیں [illegible]

تمہاری وفا [illegible]

[illegible] ایک [illegible] کاپی [illegible] کو بار اول ڈاکٹری [illegible] ضرورت [illegible] دل [illegible] نہیں [illegible] ملک [illegible] مقبول [illegible] گیا جا سکا [illegible] ہو کر [illegible] زندگی [illegible] دل کے [illegible] آ گئی

آل [illegible] کے [illegible] صاحب کے [illegible] باللفظ آپ [illegible] پہنچ جائیں گے

[illegible] اور [illegible]
[illegible] دارلب یاری [illegible]

ہول کی زبان [illegible] صاحب کے [illegible] ممکن ہے کہ آپ کا دل بھی [illegible] کوئی [illegible] آپ کا دل اس [illegible] شکایت کرتا ہے

[illegible]
[illegible] کند [illegible]

حسب [illegible]

## نوٹس

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible]
اجرا ڈگری نمبری ۳۳ [illegible]
[illegible] ڈگریدار
بنام
[illegible] سنگھ وغیرہ مدیون

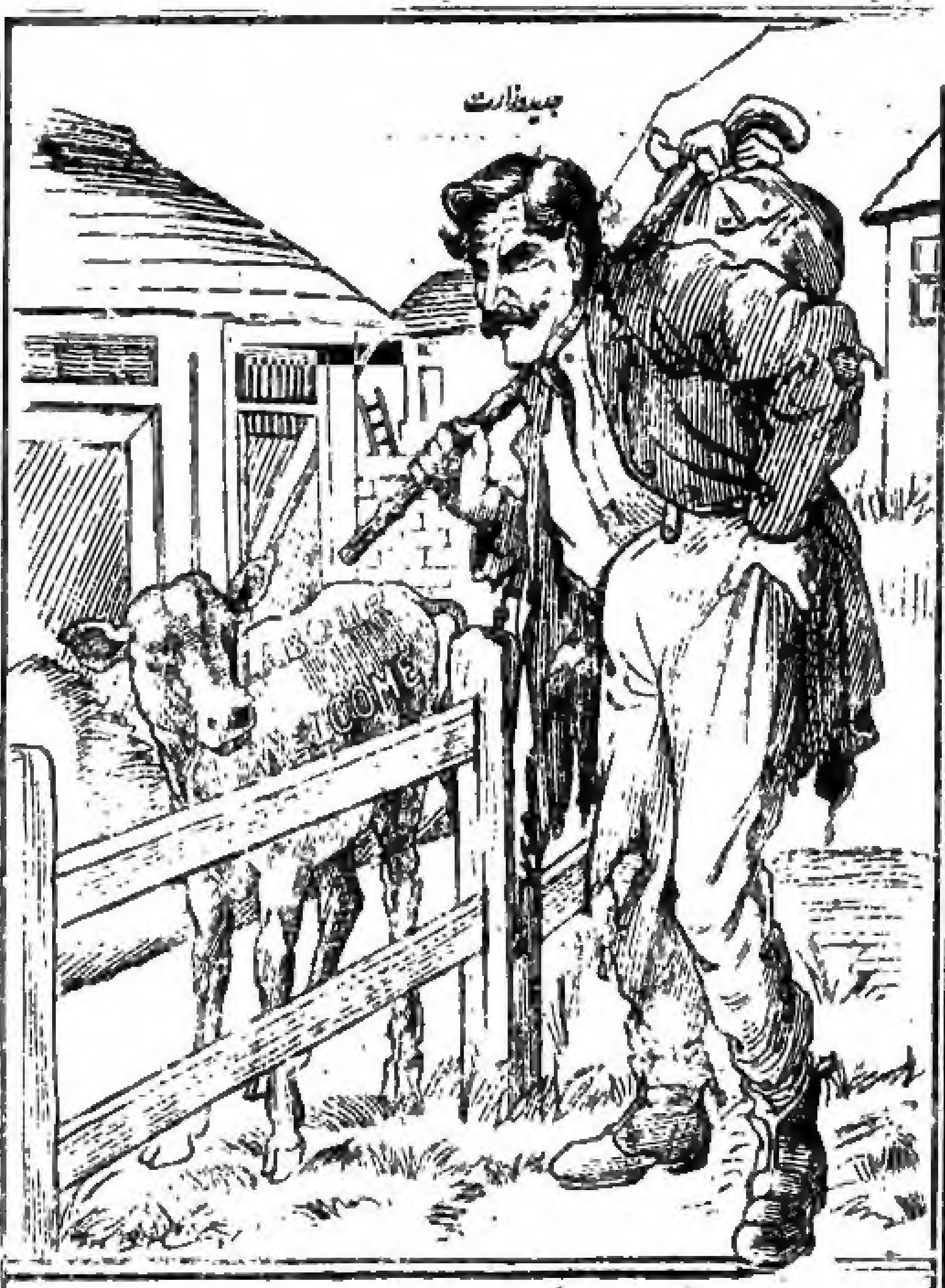
بنام [illegible] مدیون

[illegible] ڈگریدار [illegible] ڈگری [illegible] جائداد [illegible] کرائی جائے۔
لہٰذا [illegible] اطلاع دی جاتی ہے کہ تم [illegible] بتاریخ [illegible] عدالت میں حاضر ہو کر [illegible] غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔
[illegible] ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

دستخط حاکم [illegible]

شہادت

[illegible]




از عاجز بیچارہ نمی آید ہیچ
جز آنکہ ز صدق دل دعائے بکند

پیارے بچھڑے موٹا ہونا تو خیر مگر تھی بھر چارہ ملتا رہے گا بشرطیکہ دشمن بھوسے میں آگ نہ لگا دیں۔

جو صاحب بیماری، عطا یا عطر والوں کے دل صحیح پتے حافظ سینا محمد رفیع صاحب بابل زالکھنؤ کو دیجئے ...



## موسیقی کی ٹریجڈی

### سوز موسیقی

سنتے تھے کہ تان سین [illegible] ایک پرانی دکان
الاپتے تو موسیقی کی [illegible] کوئی تعجب کی بات نہیں
کہ اس کے میاں تانسین جب دیپک راگ
الاپتے تھے جہاں تک آواز جاتی تھی وہاں تک
بے جلائے چراغ جل اٹھتے تھے۔ وہ موسیقی ہی
کیا جو دل سے خالی ہو۔ ساز کے سینے میں سوز نہاں
تھا۔ وقت ہی تو ہے پردے آپس میں رگڑ گئے
اور آگ برسنے لگی۔

کوک کر دوں تو ابھی جنگل ہو جائے

خیر یہ تو اب کارخانہ کا مالک اپنے آلات موسیقی
کے بارے میں اعلان کر سکتا ہے کہ بجتے سُر ہیں
کی آزمائش میں ستر ہزار کا نقصان ہوا۔ خریدار
اب جلدی خریدیں۔ باجے کے ساتھ ایک ایک بیمہ
پالیسی مفت ملے گا۔ انگریزی کے ماہر دیکھئے
سے بجا بجا کر۔ اور بجانے سے پہلے یا کسی
[illegible] آگ لگانے والے کو بلا لیا کرو کہ تم آگ
کا ذرہ پانی برسانے یا بجلی سے آگ بجھانے کا
انجن منگوا لیا کرو۔

ہمارے نزدیک کارخانے دار کا زیادہ نقصان
نہ ہوگا۔ جلے ہوئے آلات کے اجزا عجائب خانہ
والے لے لیں گے اس عجیب موسیقی کی تاریخی یادگار قائم
کریں گے۔

دیکھ بجا کے [illegible] ساز میں
کر [illegible] ہو گئی

## اپنی اپنی قسمت

ہمارے حاجی [illegible] علی صاحب کو یقیناً اس
[illegible] پر غصہ آیا ہوگا جو غریب جناب کو کتنا
سے ہر شے کے [illegible] میں بیرونی اور آپ کر
[illegible] بیچارے کی [illegible] کی
انگریزی [illegible] کے ذریعہ [illegible] جیسا

دو مسلمان [illegible] ہیں ہوتے چشم
[illegible] سے [illegible] کو تاج محل کی موسیقی ہی
[illegible] کی طرح [illegible] ہو جائیں ۔ ؎
آئینہ بہ [illegible] وہ — [illegible] ہ
ہر [illegible] تو وصل بادشاہ
[illegible] اعجاز [illegible] حاجی
دل [illegible] سبحان اللہ
[illegible] گلشن کی قدرت کسی
دل سے یہ [illegible] کا [illegible] پھول
[illegible] دل [illegible] ہوئے
کر لی تو [illegible] انجام ہو۔

اس قبل [illegible] کو اختیارات ملکی
کی حفاظت کے لیے [illegible] ہم بھی تو [illegible]
مگر ہم ہرگز [illegible] حاجی صاحب کے ساتھ
ہیں [illegible] محروم
[illegible] محروم [illegible] محروم [illegible]
[illegible] محروم [illegible] کون ؟ [illegible]
ہے کہ [illegible] کے [illegible] بورڈ
[illegible] کے [illegible] ہو گئے۔

## استعفیٰ

دیکھئے [illegible] آجکل کوئی اہمیت حاصل
نہیں [illegible] آزیبل [illegible]
کی جانشینی کے مسئلہ پر [illegible] تیار کر رہے تھے
کہ [illegible] آزیبل [illegible] حسین
[illegible] کے خلیفہ ہو گئے۔ [illegible]
[illegible] صاحب چھتاری اس
جانشینی کے [illegible] سوال ہے کہ استعفیٰ
کی [illegible] جواب کچھ مشکل نہیں۔ وہ
استعفیٰ [illegible] جب [illegible]
[illegible] صاحب چھتاری نے نہایت کے ساتھ
[illegible] انجام دیے ہیں۔ اچھا معلوم
[illegible] صاحب چھتاری [illegible]
[illegible] کی [illegible]

[illegible] نہیں ہے

## گلو گیر منطق

[illegible] کی [illegible] مسلم
[illegible] کے [illegible] عرض کی نہیں
ہے [illegible] غلطی سے محفوظ ہے بلکہ [illegible]
عمل کرنے والے کا [illegible] ہے [illegible]
کہ [illegible] آپ [illegible] سے ہوا
[illegible] پر [illegible]

[illegible] کی [illegible] تھا
[illegible] جیسا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] منطق [illegible] کسی [illegible]
[illegible] روشن خیالی [illegible]
اور برقی روشنی سے کام لینے کا نام نہیں بلکہ یہی
[illegible] روشن خیال ہے اور [illegible]
ہو سکتا ہے [illegible]
ناچ اور [illegible] بیہوش ہو جاتے [illegible]
سے [illegible] کا ساتھ [illegible]
اور [illegible] میں یہی فرق ہے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] شرکت [illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہیں۔
[illegible] ہیں۔

ملک کے خوشامدیوں نے اسکو [illegible] اور ملک کے دشمنوں نے اسکی برائیوں کے اظہار میں ہزار ہزار مبالغہ کیا لیکن آخر ماننا پڑا کہ افغانستان کی [illegible] کم ہی خوب پہچانتا ہے۔

امان اللہ خان کی شکست کو صدمات سے تعلق نہیں بلکہ یہ شکست ہے۔ اگر وہ زندہ رہا اور جب حضرت سقاء الملۃ والدین سرکار امیر حبیب اللہ خان [illegible] کا شہرہ دیکھنا پڑا تو یہ کہنا پڑے گا کہ خدا بہتر [illegible] ہوگی۔ پس معلوم ہوا کہ [illegible]

## فاطمہ تاج - خانم

شہریار فارسی کے برادر محترم سردار رضا صاحب [illegible] جنہوں نے دوسرے تاج پہنا اور آج کل شہریار کے [illegible] ہیں۔ ان کی دو بڑے بھائی کے یہاں بھی لڑکی ہوئی [illegible] کے یہاں بھی۔ سردار رضا [illegible] اللہ خان صاحب نے بھی صاحبزادی کا نام گرامی ملا تاج خانم رکھا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ تاج کا [illegible] رسا فرزندی کا مصداق [illegible] کی یادگار ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ [illegible] صاحب کے گم گشتہ تاج کی یادگار ہے۔

## السلطنۃ والخسرائیل

کبھی اگر خدا کسی کو سلطنت دے تو [illegible] سالوں کو کن حالات میں سلطنت کا [illegible] دیکھنا پڑیگا۔

اودھ کے واجد علی شاہ نے اپنے سسر [illegible] نواب علی نقی خان کو وزیر اعظم بنا کے کیا نتیجہ کا [illegible] دیکھا اور شہریار فارسی نے سردار محمود طرزی [illegible] بنا کے کرسی سے [illegible] کی ہوا کھائی [illegible] وہ [illegible] کہ طرزی [illegible] سلطنت [illegible] کیا۔ یہی ہے [illegible] سلطنت کی خوبی۔

## قابل توجہ مسیو

آجکل ایک [illegible] صاحب کی تصنیف شائع ہوئی ہے آپ کا اسم مبارک [illegible] فرانسیسی تھے [illegible] اور [illegible] زندہ میں یار گئے عشق کی [illegible] زکوٰۃ حسن لیتے ہیں [illegible] شاہی کسی عورت کو دنیا میں میسر آئے۔ [illegible] کہتا ہے کہ وہ کمال [illegible] کیسا دشمن کو بھی [illegible] رعایا [illegible] نے لوازم کیا ہے کہ کوئی بدبخت خاتون اس کا [illegible] تو اچھا ہے۔

مس [illegible] کے مختصر سوانح یہ ہیں کہ آپ نے اپنی ستر سالہ عمر میں صرف ۲۲۲ بے ضابطہ شوہر کیے اور پچاس معقول شوہروں سے باضابطہ [illegible] رہا۔ اب [illegible] شوہر زندہ صحیح سالم موجود ہیں [illegible] طلاق کی مصیبت میں پھنسا۔ (جس پر سال [illegible])

آپ ایک [illegible] کے ساتھ پادری سے نکاح پڑھا [illegible] پچاسویں شوہر [illegible] ان میں دوسرا شوہر چار سال [illegible] ہوگیا۔ بی بی شادی کرنے کی [illegible] کی عادی تھیں مگر [illegible] حافظہ کمزور [illegible] مدرسہ [illegible] میں بھول جانے کا سبق نہیں پڑھا تھا [illegible] کتاب آج سامنے آئی تو وہ پہچان گیا۔ ابھی پچاسویں شادی کی انگوٹھی [illegible] نہیں ہونے پائی تھی کہ اسنے پادری صاحب کو [illegible] یاد دلایا۔ حضرت آپ بھی [illegible] اور [illegible] اسی گرجے میں آپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] دیا تھا [illegible] حاضری کا رجسٹر دیکھئے۔ میم صاحب [illegible] مگر پادری صاحب نے ایک [illegible] اور میم صاحب کا [illegible]

[illegible] دو یا [illegible] آپ نے [illegible] جائیں [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اس پچاس میں سے کسی [illegible] بڑی بڑی [illegible] کی قیمت کے [illegible] آپ نے وصول کیں۔ [illegible] اور [illegible] کہ مس [illegible] کے نزدیک [illegible] آپ کے [illegible] شہرت سے [illegible] ہے۔ [illegible] ایک شوہر [illegible] گئیں۔ کیا [illegible] کی ترقی پر [illegible] ہے [illegible] کہ تمام شوہر [illegible] ہیں [illegible] نہایت [illegible] ہے۔

صرف ۲۵۰ بے ضابطہ شوہروں کی فہرست [illegible] آپ کے [illegible] سے معلوم ہو سکا۔ [illegible] نہیں۔ جس وقت آپ نے فرمایا کہ اس [illegible] کے پچاس [illegible] خود [illegible] نہیں [illegible] پیدا کر کے [illegible] آئی ہے تو [illegible] نے باور نہیں کیا [illegible] بولتی ہو۔ [illegible] پچاس سے [illegible] آپ [illegible] سے [illegible] شوہروں کے [illegible] ان میں سے [illegible] نے خودکشی کر لی کہ [illegible] کہیں ذلت کا [illegible]

فرانس میں [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] اور اس نسبت سے آپ کا لقب [illegible] مشہور ہوا۔ صورت کے اعتبار سے اگر آپ [illegible] تو [illegible] کی قسمت [illegible] اپنے [illegible] قصہ [illegible] نام سنتے ہی [illegible] کتاب [illegible]